خدا بخش لائبریری

جرنل

پٹنہ

Khuda Bakhsh Librar
Acc. No 80277
Date ۷.۹.۹۷

۲۴

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

رجسٹریشن نمبر ۲۲۴۲۳/۸۷

مجلس ادارت

- قاضی عبدالودود (چیرمین)
- عابد رضا بیدار (سکریٹری)

چوبیسواں[۲۴] شمارہ ۱۹۸۳ء

اس سہ ماہی مجلے میں انگریزی، اردو، فارسی یا عربی میں ایسے مضامین شائع ہوں گے، جو خدا بخش لائبریری کے نادر مواد پر مبنی ہوں یا لائبریری سے کسی نہ کسی قسم کا تعلق رکھتے ہوں

قیمت: پندرہ روپے

سالانہ خریداری	اندرون ملک	۶۰ روپے
	پاکستان	۱۲ ڈالر
	یوروپ	۸ پونڈ
	امریکا اور دیگر ممالک	۲۴ ڈالر

محمد حسین نے پٹنہ لیتھو پریس، ۲ مسلم لین پٹنہ ۴ اور لبرٹی پریس، ۳ پٹودی ہاؤس، نئی دہلی میں چھپوا کر خدا بخش لائبریری سے شائع کیا

فہرست

دیوان رضا عظیم آبادی	جناب قاضی عبدالودود	۱
ملا شاہ۔ تفسیر قرآن در عربی کلام	جناب سید شاہ محمد اسمٰعیل	۸۳
مطبوعات ابن سینا	حکیم سید ظل الرحمٰن	۱۰۵
حضرت نصر پھلواروی	حافظ رضوان اللہ آروی	۱۱۱
انتخاب از بیاض محمد بخش مرحوم	جناب محبوب حسین	۱۲۵
مطبوعات جدیدہ : تحائف موصولہ	ادارہ	۱۲۷
مراسلات : محسن کتابوی کے بارے میں	جناب ضیاء الدین اصلاحی	۱۲۹
محسن بیتھوی کے بارے میں	پروفیسر شاہ عطاء الرحمٰن عطا کاکوی	۱۳۰

●●

اس شمارے کے لکھنے والے

- **جناب قاضی عبدالودود** (پ ۱۸۹۶ء): فارسی و اُردو ادبیات کے معروف محقق، صدر جمہوریہ کے 'سرٹیفکیٹ آف میرٹ' کے اعزاز یافتہ۔ دسمبر ۱۹۸۳ء میں ایوان غالب سے غالب پر آپ کی گرانقدر تحقیقات کے اعتراف میں 'غالب ایوارڈ' ملا۔ ۲۵ جنوری ۱۹۸۴ء کو پٹنہ میں وفات پائی۔ مزید تفصیل کے لئے جرنل شمارہ ۱ ملاحظہ ہو۔

- **جناب سید شاہ محمد اسمٰعیل** (پ ۱۹۲۰ء): مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ کے وائس پرنسپل اور ہر دلعزیز اُستاد۔ ۱۹۷۸ء میں ریٹائر ہو گئے۔ ۱۹۸۰ء سے خدا بخش لائبریری سے وابستہ ہیں۔

- **حافظ رضوان اللہ آروی** (پ ۱۹۵۹ء): پٹنہ یونیورسٹی سے فارسی ادب میں ایم۔اے۔

- **جناب ضیاء الدین اصلاحی** (پ ۱۹۳۰ء تقر): فاضل مدرسۃ الاصلاح سرائے میر اعظم گڈھ دار المصنفین (شبلی اکیڈمی) اعظم گڈھ سے وابستہ ہیں۔

بقیہ کے لئے ملاحظہ ہو جرنل شمارہ ۵ ۱۲، ۲۰ اور ۲۱-۲۳

'دیوان رضا' قبل ازیں 'معاصر' پٹنہ ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا تھا

دیوان رضا عظیم آبادی

قاضی عبدالودود

حرفِ چند

قاضی صاحب کے کارناموں کو ان کی خواہش کے مطابق یکے بعد دیگرے پیش کرنے کا منصوبہ بن گیا جس میں اوّلیت مختصر مستقل بالذات تحریروں کو دی جاتی تھی۔ ان میں بحیثیت محقق محمد حسین آزاد، عبدالحق اور غالب کا جائزہ تھا؛ کلام دلدار اور دیوان رضا عظیم آبادی کی تدوینات تھیں؛ اور ایک مفتوح مخطوطہ اثبات بہار کی ترتیب تھی جس میں ان کی ہر نوع کی ایک تحریر شامل ہے۔ بحیثیت محقق محمد حسین آزاد والا جائزہ اور دیوان رضا کی تدوین، مکتبہ جامعہ کے لائق سربراہ شاہد صاحب کی جانسوزی سے جنوری میں قاضی صاحب کے ہاتھوں میں پہنچ چکی تھیں۔ اثبات بہار کی وہ صرف پہلی کاپی دیکھ پائے (کہ یہ ابھی کتابت کی منزلوں سے گزر رہی تھی)۔ رہے نام ذات حق کا! اور رہے نام حق کی جستجو کرنے والے اس بے لاگ محقق کا جس نے سچ کی تلاش میں، سچ سننے، سچ دیکھنے اور سچ کہنے کی ایک بار قسم کھائی تو موت تک اس کو نبھا دیا!! سچ، صرف سچ، اور سچ کے سوا کچھ بھی نہیں!!

عابد رضا بیدار

۱۵ فروری ۱۹۸۳ء

پیشگفتار

رضا تذکروں میں

رضا سے متعلق تذکروں نے جو غلط فہمیاں پیدا کر دی ہیں ان کا ازالہ تذکروں سے رضا کے تمام پیش کیے بغیر نہیں ہو سکتا۔ تذکروں کے زمانۂ تصنیف کے بارے میں مقدمۂ دیوان جو شش میں جو کچھ لکھا گیا ہے ناظرین کے پیش نظر رہے تو بہتر ہے۔

(۱) تذکرۂ شورش عظیم آبادی: تذکرۂ شورش کے صرف ایک نسخے کا اس وقت تک پتا چلا ہے اور وہ کتب خانۂ والیٔ الکنوڈ میں ہے۔ اس کتب خانے کی فہرست میں اس کا سال تصنیف ۱۱۹۳ھ لکھا ہے، لیکن اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ اس کا سال آغاز اس سے پہلے ہے۔ ۱۱۹۳ھ کے بعد مصنف نے کچھ اضافہ کیا یا نہیں، اس کے متعلق فی الحال کچھ کہنے سے قاصر ہوں۔ میرے پاس اس تذکرے کے بعض اجزا کی نقل ہے، اس میں رضا کا حال نہیں، لیکن ۱۵ شعر ہیں اس کے علاوہ رضا کے کتنے شعر اس تذکرے میں ہیں اس کے متعلق مجھے کوئی علم نہیں۔ اشپرنگر نے رضا کے ترجمے میں تذکرۂ شورش کے حوالے صرف اتنا لکھا ہے کہ "جمال کے دادا گرنیۂ فار، قاضی نور اللہ شوستری مصنف مجالس المؤمنین تھے"۔ اشپرنگر نے جمال کے متعلق دوسرے تذکروں کے حوالے سے لکھا ہے کہ رضا کے والد تھے۔ جمال اور قاضی نور اللہ کے درمیان کئی پشتیں ہوں گی۔ لفظ گرنیۂ فار کا استعمال صحیح نہیں، نہ معلوم شورش نے کیا لکھا تھا جس کا اشپرنگر نے اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ فہرست اشپرنگر میں جمال تخلص کے ایک شاعر کا ترجمہ لگتا ہے۔ "جمال میر جمال الدین حسین پٹنوی (a son of Nur Ullah Khan of Patna) نور اللہ خاں کے بیٹے، پٹنہ کے جو اعلیٰ منصب دار ان بادشاہی سے تھے (Held a high office)، تذکرۂ شورش"۔ یہ جمال بظاہر وہی میر جمال الدین حسین ہیں جو رضا کے والد تھے، لیکن یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ نور اللہ خاں سے قاضی نور اللہ شوستری مراد ہیں یا کوئی اور شخص۔ اگر قاضی صاحب مراد ہیں تو اشپرنگر نے (a son of) غالباً "از فرزندان" کا ترجمہ کیا ہے۔ اگر وہ مراد نہیں ہیں تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ جمال کے والد کا نام بھی نور اللہ تھا اور ان کا سلسلۂ نسب بھی اسی نام کے ایک بزرگ تک پہنچتا تھا۔ اشپرنگر نے جمال کی ریختہ گوئی کا بہ صراحت ذکر نہیں کیا لیکن تذکرۂ شورش میں ان کا ترجمہ ہونے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ ریختہ بھی کہتے ہوں گے اور اُن کے اور دو کلام کا نمونہ اس تذکرے میں ہوگا۔ جمال تخلص کے تحت اشپرنگر جمال الدین حسین برادر خرد کمال الدین حسین دہلوی کا ذکر کرتا ہے اور صاحب عمدۃ المنتخب کے حوالے سے کرتا ہے کہ وہ جمال الدین جمال سے جن کا ترجمہ تذکرۂ شورش میں ہے مختلف ہیں۔ سرور اور ڈاکٹر اسپرنگر نے تو بیش نظر نہیں، لیکن قاسم کا تذکرہ موجود ہے اس میں رجب ۱۱۹۵ھ) جمال الدین حسین "جمال" برادر خرد کمال الدین حسین "کمال" کا ذکر ہے۔ اگر یہ کمال وہی ہیں جو قائم اور جرأت کے

شاگرد تھے اور قاسم اور ذکا کے تذکروں میں اس نام اور تخلص کے کسی اور شخص کا ذکر نہیں تو شہر نگر کا خیال کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔

(۲) مسرت افزا سے فی الحال استفادہ ممکن نہیں، اس میں رضا کا حال ہو تو عجب نہیں۔

(۳) گلشن سخن کے دو نسخے ہیں ایک لکھنؤ میں، دوسرا رام پور میں۔ نسخۂ رام پور سے جناب عرشی نے رضا کا ترجمہ اور اشعار نقل کرکے بھیجے ہیں ان کا نہایت ممنون ہوں۔ "میر رضا عظیم آبادی" اسمش میر محمد رضا، ابن میر جمال الدین حسن گذاز، از اقربائے میر حبیب اللہ مرحوم، نوشتہ سخن ست" دو شعر احسن کی جگہ حسین غالباً سہو کتابت ہے۔

(۴) گلزار ابراہیم: مقدمۂ دیوان جوشش میں لکھا گیا تھا کہ مصنف تذکرہ کی تحصیل عظیم آباد میں تھی، صحیح یہ ہے کہ علی ابراہیم خاں کے نانا مولوی نصیر شیخ پورہ کے رہنے والے تھے، اور ایران سے واپسی کے بعد عظیم آباد میں اقامت پذیر ہوئے تھے۔ سیر المتاخرین تولی کشمیری ۱۱۹۵ھ۔ گلزار ابراہیم جس زمانے میں لکھا جا رہا تھا مصنف کا قیام بنارس میں تھا اور اس زمانے میں مصنف گلشن سخن کا قیام بھی وہیں تھا، گلزار میں گلشن سخن کا ذکر نہیں آیا، لیکن گمان قوی ہے کہ یہ تذکرہ گلزار کے اختتام سے پہلے علی ابراہیم خاں کی نظر سے گزرا تھا۔ انھوں نے رضا کے متعلق لکھا ہے: رضا تخلص عظیم آبادی، اسمش میر محمد رضا ابن میر جمال الدین حسین، جمال تخلص از قرابتیان میر حبیب اللہ مرحوم بود، از فیض صحبت سخن دران عظیم آباد، رغب گفتن یافتہ گردیدہ، نوشتہ ست "زہ شعر" علی ابراہیم خاں کا بیان گلشن سخن سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے۔ گلزار میں رضا تخلص کے ایک نامعلوم الاسم شاعر کا بھی ذکر ہے جس کے بہت سے اشعار علی ابراہیم خاں کی نظر سے گزرے تھے۔ ایک شعر جو دیا ہے اس کی زمین وہی ہے جو میر محمد رضا رضا کی ایک غزل کی ہے:

ایک دم تو رضا کے پاس تو بیٹھ　　آج وہ اس جہاں سے اٹھتا ہے

(۵) تذکرۂ عشقی عظیم آبادی: مقدمۂ دیوان جوشش میں تذکرۂ عشقی کے زمانۂ تصنیف کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے قطع نظر صحیح یہ ہے کہ اس کے زمانۂ تصنیف کے بارے میں صرف اس قدر کہا جا سکتا ہے کہ اس کی ابتدا ۱۱۹۵ھ میں یا اس سے قبل ہوئی تھی، اور اس بنا پر کہ اس میں بہ ظاہر کوئی واقعہ مرزا جان تپش کی وفات کے بعد کا درج نہیں اور تپش کی وفات بہ قول شہر نگر ۱۲۲۱ھ سے قبل ہوئی ہے۔ تذکرۂ عشقی کا زمانۂ اختتام ۱۲۰۲ھ کے لگ بھگ ہے، رضا تخلص، اسمش میر محمد تقی، سلمہ، سید جمال الدین حسین از فرزندان میر نور اللہ شوستری صاحب تصنیف احقاق الحق و دجاجلۃ الیقین از سادات کرام و بخاندان ذوالاحترام ست۔ در اوائل حال جذبے بہ تحصیل رسائل علم صرف و نحو بعضے قواعد ضروری عروض و قافیہ پرداختہ و استصلاح ایرانی از۔۔۔ ضیا نمودہ، مع ہذا شیوۂ شعر و سخن را نیکو دریافت۔ (کذا فی الاصل) مدتے در شہر عظیم آباد بطرح استقامت اتامت بہ وسیلۂ دین فن در شہر مرشد آباد در سرکار نواب بیگ خان مرحوم بجاوہ بہ کام دل گذرانیدہ بناں جا وفات یافت (اشعار)۔ "در عظیم آباد بطرح استقامت اتامت" سے ظاہر یہ مطلب نکلتا ہے کہ کسی دوسری جگہ سے عظیم آباد آئے، لیکن رضا کے عظیم آباد کا باشندہ ہونے کی اتنی شہادتیں ہیں کہ عشقی کا قول نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ عشقی نے جو دو شعر رضا کے دیے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے جو یہاں پر کاتب کی کوتاہی سے کچھ کا کچھ ہو گیا ہے، گیزوں نے غراب کر دیا ہے، انداختہ اور، بسیار نیچے یاد۔

در اصل امین کا ہے اور گلزار ابراہیم میں امین کے نام درج ہے ؛

مرتے ہیں ہم تو تیرے لب آب دار پر　　گر آب زندگی ہو تو ماریں میں دھار پر

(۶) تذکرۂ ہندی مصحفی ریاض الفصحا : اشپرنگر نے تذکرۂ ہندی کے حوالے سے رضا کو سودا کا شاگرد لکھا ہے اور اُن کے دیوان کا ذکر کیا ہے، لیکن، تذکرۂ ہندی کے متعدد نسخے میری نظر سے گزرے ہیں، کسی میں رضا عظیم آبادی کا ترجمہ نہیں۔ مصحفی نے مرزا محمد رضا سودا کے صاحب دیوان شاگرد کا حال لکھا ہے، لیکن، وہ محمد رضا، رضا عظیم آبادی سے مختلف ہیں۔ ریاض الفصحا میں بھی رضا عظیم آبادی کا ذکر نہیں۔

(۷) مجموعۂ نغز مصنفہ قاسم دہلوی جلد ۱ ص۲۰۳ : قاسم نے رضا تخلص کے ایک شاعر کے متعلق لکھا ہے : جوانے ست از دودمان واجب الاحترام میر محمد علی نام کہ بہ میر مٹھو ی اشتہار دارد۔ ہمہ طالب علمے ست از سکنۂ جدۂ لکھنؤ بحث آ از شاگردان رضا کہ در صنعت کشتی و شمشیر بازی دستے دارد۔ در علم نامکا بھید و عروض و قافیہ مہارتے دارد۔ ازین شعر۔ ان میں سے ایک نقش شیریں کاشتہ الخ" دیوان میں ہے ص۱۰۱ اور دو سرا شعر ایک ہی زمین میں ہے، قاسم نے محمدی کی جگہ غلطی سے محمد علی لکھ دیا ہے۔ یہ محمد رضا، رضا عظیم آبادی ہی ہیں

(۸) عیار الشعرا : خوب چند ذکا کے تذکرۂ عیار الشعرا کا مکمل نسخہ لندن میں ہے اس سے اس وقت کوئی مدد نہیں لی جا سکتی۔ پٹنہ کا نسخہ نسبتہً مختصر ہے، ممکن ہے کہ اس میں رضا کا حال ہو، لیکن، بعض وجوہ سے فی الحال اس سے بھی استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔ اشپرنگر لکھتا ہے کہ اس تذکرے میں دو شاعر ہیں، ایک مرزا محمد رضا لکھنوی شاگرد سودا، صاحب دیوان مختصر اور میر محمد رضا شوستری معروف بہ میر محمد مٹھو ی متوطن پٹنہ مقیم لکھنؤ و شاگرد ضیا۔ میر محمدی کی جگہ میر محمد غالباً طباعت کی غلطی ہے۔ دتاسی نے (جلد ۲ ص۲۰۰) میر محمد علی رضا کے قت لکھا ہے کہ ذکا ذاتی طور پر انھیں جانتا تھا، دتاسی کی نظر سے یہ تذکرہ نہیں گزرا تھا، اس کے متعلق اس کی معلومات فہرست اشپرنگر سے ماخوذ ہیں، فہرست اشپرنگر میں ذکا کی ذاتی واقفیت کا ذکر نہیں۔ دتاسی نے جو بات اشپرنگر نے غالباً میرزا جیون، رضا و جوی کے متعلق لکھی تھی وہ محمد علی رضا کی نسبت بیان کر دی۔

(۹) نشتر عشق مصنفہ عاشق عظیم آبادی : عاشق بارھویں صدی ہجری کے آخری عشرے میں عظیم آباد میں پیدا ہوئے نشتر عشق جو فارسی گو شاعروں کا تذکرہ ہے، تیرھویں صدی کے چوتھے عشرے میں تمام ہوا ہے۔ اس کے متعدد قلمی نسخے موجود ہیں۔ ایک نسخہ دو ضخیم جلدوں میں کتب خانۂ مشرقیہ پٹنہ کی پر ہیں ہے "میر محمد رضا رضا مشہور بہ میر مٹھو عظیم آبادی در بدو حال صرف و نحو فارسی تحصیل نمودہ رغبت بہ انشاء نظم و نثر پیدا کردہ اصلاح از ... ضیا... می گرفت و بہ طرز شوا ے حال ریختہ خوب می گفت و پس از ایام چند پارۂ فقہ و حدیث حاصل نمودہ بہ مرشد آباد تو بہ فرمودہ سکونت گرفت و بہ کمال زہد و ورع و انقطاع و پرہیز گاری می زیست و بہ نہایت استغنا و بے اعتنائی

عہ میرے پاس اس کا ملخص ہے، لیکن بدقسمتی سے اس کے ابتدائی اجزا ضائع ہو گئے ہیں۔

ذکر کیا ہے۔ [illegible]

حالات زندگی

[illegible] ان کے [illegible] بھی شاعر تھے۔ [illegible] کے منشی [illegible] کے [illegible] خود [illegible]

[illegible] ہوا۔ [illegible] کے لئے [illegible] ہوا۔ [illegible] کے [illegible] ہوا۔ [illegible] کے [illegible] ہوا۔ [illegible] ک

عاشقی کا بیان ہے کہ [illegible] زہد و ورع و اتقا و پرہیزگاری کی زندگی بسر کرتا تھا۔ [illegible] اور اس دوران سال میں ایک بار (یعنی عرشہ آباد) ملاقات کی کردو کم تر از خانہ خود بری کہ [illegible] اس قدر سخت تھا کہ خوبی گمان ہے کہ ابتدا میں دربار سے تعلق رہا ہو اور بعد کو وہ حال رہا ہو جس کا عاشقی نے ذکر کیا ہے۔ [illegible] ایک شعر سے کی مدتک مستقی کے قول کی تائید ہوتی ہے۔

[illegible] خدمت نواب کی ہے میر رضا [illegible]

[illegible] کوئی بی بی وفات [illegible] عاشقی نے لکھا ہے کہ [illegible] مستعد [illegible] ۱۲۱۰ھ میں [illegible] عدالت بنارس کے مکان پر [illegible] واپس جانے کے بعد ان کا انتقال ہو۔

ان کی تفصیل حالات کے متعلق جو تاریخی تذکرہ عاشقی نے [illegible] ان سے بعد ان کی [illegible] شہد ہونے کی [illegible] ان کے [illegible] ان کے [illegible] تفصیل کا ذکر کیا ہے، تاہم کہتا ہے کہ [illegible] اگرچہ اس حصہ میں [illegible] ان کے حالات سے [illegible] واقف ہو گئے۔ [illegible] ان کے بیان سے مطابق [illegible] ان کی [illegible] واقعی۔ [illegible] واطوار کی کسی سے [illegible] عاشقی نے ان کی [illegible] زندگی کے بارے میں [illegible] اوپر بیان کیے ہوئے قول سے [illegible] ان کے [illegible] کی طرف [illegible]

[illegible] ۱۲۱۰ھ [illegible] لیکن عاشقی کے بیان [illegible] صفدر [illegible] [illegible] [illegible]

افغانستان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عربی الفاظ کو اردو [illegible]

[illegible]

[illegible]

نہیں گزرا) موٹر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

[illegible]

بیٹا گھر ۱۰۸۰ جاپان ۲۵۴ ویسا ۲۰۰۶ بھرا بھرے ہال ۰ خوان ۲۹ آہیں ۱۰۴ ، فنڈ ۵۰ سانس
۱۹۶ ۲۰۲۹ ، جب صاف ۲۰۵ کسی ۲۰۰ آن ۲۰۱۰ میخانہ تھک ۱۲ ، تحت ۱۰۰ ، ضمن
۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ، جیب ۱۰۲ ۰ جی ۰ اے ۲۴۵ جلا ، تخمین

۲۶۹ ۰ ۲۰ کسی پر بلبول نہ میٹھا ۳۱۸ ، نکلا ۳۲۵ ، بلانا ۰ ۰ ۰ ۰ ۰
جست ۰ ۰ ۰ ۰

قمر حجاب ۲۲۹ غزل ۲۰۰ ۲۹ جنوری ۲۹ ۲۲ ۲۲ ۲۲

دیوان رضا عظیم آبادی

دیوان میر رضا عظیم آبادی

کیا آدمی ہے غیروں کو ہیں کیا نہیں ؟ آہ

۱	[illegible]	۳
۲	[illegible]	۴
۳	[illegible]	۵
۴	[illegible]	۶
۵	[illegible]	۷
۶	[illegible]	۸
۷	[illegible]	۹
۸	[illegible]	۱۰
۹	[illegible]	۱۱
۱۰	[illegible]	۱۲
۱۱	[illegible]	۱۳
۱۲	[illegible]	۱۴
۱۳	[illegible]	۱۵
۱۴	[illegible]	۱۶
۱۵	[illegible]	۱۷
۱۶	[illegible]	۱۸
۱۷	[illegible]	۱۹
۱۸	[illegible]	۲۰
۱۹	[illegible]	۲۱
۲۰	[illegible]	۲۲
۲۱	[illegible]	۲۳
۲۲	[illegible]	۲۴
۲۳	[illegible]	۲۵
۲۴	[illegible]	۲۶
۲۵	[illegible]	۲۷

۲ نجم بازی کس طرح دل پر آہ سے نہ دیما
۳ حال اس نے پوچھا جب نہ زباں تک تھی جباں
۴
۵
۶ مضمون خط اسی سے ہویدا نظر کہ ہو گیا
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶ کیا دل نے میرے بخت زباں کو دیا فریب
۱۷
۱۸
۱۹

ہ تعزیت خانہ ہوا
زندگانی کا یہاں لب ریز پیمانہ ہوا

۱ ن شیخ سے ہوتے ہے مو یہ سا ر ل — تھے نکلے وہ زندان سے رہ آ ی ت

۵ ٹوٹے ہوئے شیشے ان ی ی ی ا — یہ بھی بچے ہے جو گئے ب ی ن ت

ت ہ ا ر ا ب ت

۱ ی ا ے ہ ت ے ت ے ھ ی ں ہ — یہ بھی ہے موت زہ ے ب ت

۲ و ر ں ی ر گ ت ے ن ے ا ر گ ں گ — یہ ی ی ال سے ے ت ے ب ت

۳ ی ال ے ت ی ی ا ے ھ ے — ز ں ی ں ے ت ے ا ب ت

۴ ت ں ی ں ے ا ن ھ ی ں — ن ی ے ے ا ن ھ ی ں ے آ ب ت

۵ ے ا ن ے س ے ا ن ھ ے — ج ں ی ں ے ں ھ ی ں ے ب ا ن

۶ ا ز ی ں ی ر ے ر و آ ب ے — آ ی ھ ی ی ے ے ب ا ت

۷ ت ے ں ی ں ھ ی ں ے ت ے ا ب ت — ی ا ر ا ں ص ب ت ے ت ے ت

۸ ی ب آ ے ا ں ب ف ک ے ی ے — و چ ت ی ں ی ر ی ے ر ت

۹ ا ب ی ا ے ں ا ب ھ ی — ں ا ل ے ت ے ا ل ی ت

۱۰ آ ا ی ے ے ا ے ا ے ا ں — ا ں ں ی ے ے ا ں ا ت

ی ں ں ی ں ا ں ب ے ی ا ے ا ں ے ں ا ت

۱ چ ا ں ے ا ب ا ی چ — ں ے ں ب ے ی ا ت

۲ ا ں ں ی ں ی ا ں ں ی ں ی ا ر ں ا ک ا ر ے ں ی ے ا ت

۳ ا ر آ ی ھ ی ں ے ب ا ت چ ر ہ ب ت ی ا ت

۴ ے ے ی ہ ے آ ی ے — ا ب ی ر ے ا ی ں ا ت

ے ے ں ے ے ے ھ ں ی ں ا ت ے ں ا ں ے ں ے ت

ا ں ں ی ں ے ے ے ا ں ے ں ا ں ے ں ے ت

۶ ں ے ا ں ے ا ں ے ا ں ے ا ں ے ں ے ت

۷ ا ں ے ں ے ے ے

نوجواں میرا جواں ہے کچھ اور

خوش خراموں کی چال ہی کچھ اور

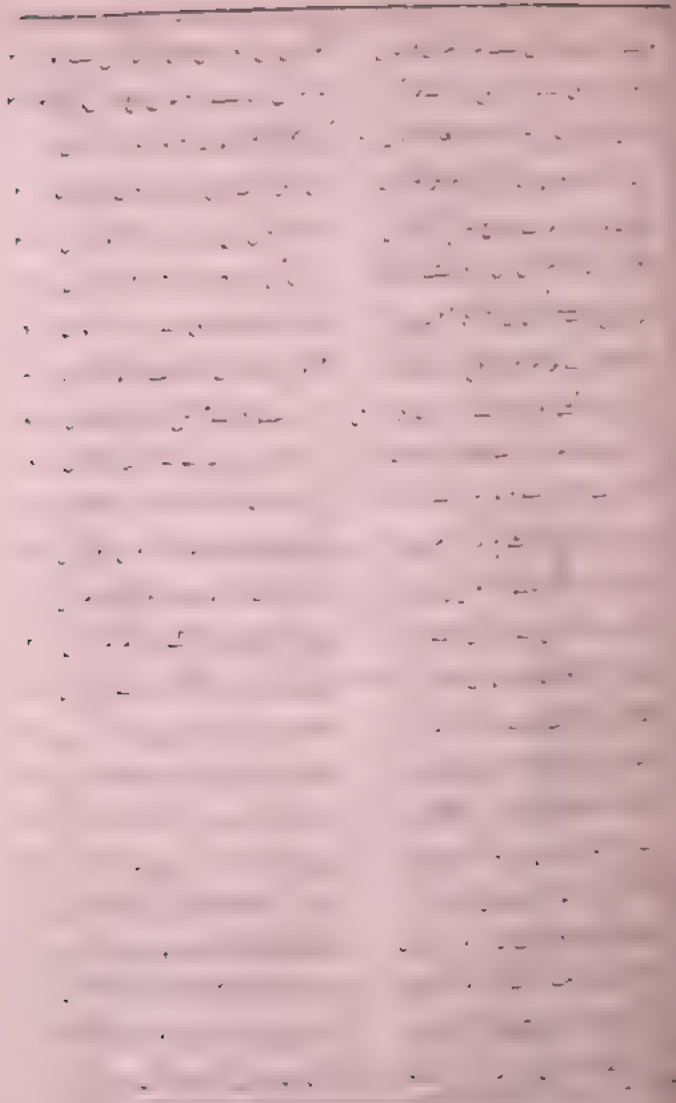

یہ عقل ہے کہ خدائی اُسے ملے لیکن — ہوس کا عشق رہے اب بھی رضاجوئی ۵
کیا درد ہے عشق کا مخالف ۱۵۶ ہے اس کی سبھی دوا مخالف ۱
کیوں کر ملے مجھ سے یار جس کے — آپس میں شبہ و شدا مخالف ۲
تو مجھ سے فغان دل ۱۵۷ عاشق — گریبان میں کرتا ہے ہوا عاشق ۱
اب کچھ کہہ مرکیا تک قول و قرار اپنے کو — کیا ہوا تو بھی کچھ ہے اور عاشق ۲
جن سے عالم میں فنا ہی کے — کچھ نہ سب اہل جہاں پھر ہو عاشق ۳
واغ ہے ساتھ گھر کا خاک کے ملے — بے تب ہجر تی روز شمار عاشق ۴
ماتھے پہ دیدہ تلے مری حالت تجھ — جو طاں کا ہے سب رہ عاشق ۵
پہنچے ناک قلب دل بہ لوہ ساں ہو مٹے — کالا خط نے سات ہے عاشق ۶
ناک رگوں کر ہی ۔ لکھے وئی ترخ — ہاتھ داغ جگر سے ہزار عاشق ۷
واستان خوبی خط سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸
ہر گوشی نے پست ہو نے سے — ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۹
ہنستے ہی ہوئے گڑوں ان سے ۱۵۸ قتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱
ہو نقش قدم پر خط ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲
خوب صحبت میں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
چمن میں جاک جگر گل میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲
کیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱
نہ تو کشہ بند کر سکا نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲
گریباں تو دھرتا انگبہ سے پہلے — ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
جھل ہوئے ون سے قتل کے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱
کہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۵ بیٹھا ہوا ہے ہاتھ پہ رخ دکھاتے ہوئے ہیں
۶ کہ کیا ہے تو نے زمانہ تیری خاطر سے رضا — جبھی تو سے لیک ہیں لے ہو ہاں ہمارے ہم
۱ آؤ ہاں تجھ سے ہو نوسیب چلے ہم ۱۰۰ کہ ہاتھ ہاں ترے ہاں سے چلے ہم
۲ کیا شاک سے دانہ سے اپنا کہیں ہوں — اس کب میں ڈوبے دل میں چلے ہم
۳ سیاہ کو سناتے ہوکر کل ہوں کا میں آؤ — ہے یہ بہت کل میں لو یاں آن ہی پیے ہم
۴ سینہ ہے تھی داغ جگر خوب سارا — لے عشق ترے ہاتھ سے یہ چولے چلے ہم
۵ یہ چشمی آہ ضاں میں ہے ترے — کہنے سے ترے حال کے جاتے ہیں چلے ہم
۱ اترا ایک پستے ہو ہو بنیاد کرتے ہم ۱۰۱ جو ملتا کہنے والا کوئی تو فریاد کرتے ہم
۲ رضا اب یا کہنے کر کو بھی نہیں تے — کبھی رو رو دل بات دل بھی نہ کرتے ہم
۱ سے ست ہاتھ سے تھ سے بچانے ہیں ہم ۱۰۲ تو کر کس بزم میں سے تو تو ہوتے ہیں ہم
۲ تو سے لبوں یا گھلے لگ جو ہیں زندہ ہو — چاہے سے ہیں دوا نے ہیں ہم
۳ کہ لاؤ تیں بچی ہیں سے ہیں — رہت کو صل ہیں ہو ہیں ہم
ملے ہیں کھلی ہیں سے ہوئے — ملے ہیں ست ملے تو ہیں ہم
۵ سے ہاتھوں سے ہیں سے ملے ہیں ہم — کہ ہیں ہیں سے دوے ہیں ہم
ہیں یہ ہے حال ملے ہیں ہم ۱۰۳ ہو جو کچھ ہو ہو ہو ہیں آتے ہیں ہم
۲ ہے دو ست تو اپنا — داغ سینے سے ملا ہیں اس ہے ہے ہم
۳ کہیں کہ دوں سے سنتے ہیں ہاں کو — دیکھے تیکن کے ہے ہیں ہاں طرح ہم
۴ ہیں سے صاحب نوازے ہے ہیں ہم — کہے وہ ہیں ترے ہے ہے ہم
۵ ہے ہیں دل ملتے ہے گیا — کہتے ہیں اسی ہوئے رضا ہے طرح ہم
فصل ہے — ہے ہیں ہم ۱۰۴ ہے ہے کان شیشہ گر ہیں ہم
۱ ہے سے ہاتھ ہے ہے ہم — ہے چلے کے ہاں ہے ہیں ہم
۲ ہے ہے جب سے کی ہے والے کی — ہے ہیں شعر ہیں ہم
۳ ہے ہے ہے ہیں ہیں — ہے عشق کے ہیں ہم
۴ ہم ہیں ہے ہے سے رنگ — ہے ہے ہیں ہم

سجدہ گہہ میں تمہارے کرلی
کس کی یہ خاک رہ گذر ہیں ہم ۷

دل ۔ ل اپنے بستے ہیں شتاقی
گونیا وصل کی خبر ہیں ہم ۸

حال خط شکستہ میں لکھا
یعنی اس نے شکستہ تر ہیں ہم ۹

دشمنی ہم سے ہو نہیں سکتی
تجھ سے شرمندہ کینہ ور ہیں ہم ۱۰

جیتے ۔ یکھی ہے کس کے گھر کی راہ
اور خانہ خراب تر ہیں ہم ۱۱

خاک میں شور دشرت پیدا
کچھ فرشتے نہیں بشر ہیں ہم ۱۲

کس نے ۔ اس پہ یہ ہم مر کے
کس قدر قصہ مختصر ہیں ہم ۱۳

کہ کس ۔ ں نہیں ہے پاس رضا
صبر ہیں ورنہ بے جگر ہیں ہم ۱۴

اب تو ہی جو ۔ ں ہوئے ہو دیکھیے کون ۔ ل جو ۔ ئے پھر تو کھلا اسی سے رہا ۔ ئے تر ۱

اب جو ہر ۔ ئے ہیں تو بھی ۔ ں ہو کر ۔ ہی ہمارے سوک ہو ہیں ویسا ہی بنا یا ۔ ئے تم ۲

بیٹھے ۔ ہی ۔ ئے کر ۔ ۔ لیا ۔ ں ہی ۔ ں مجلس میں
آئے نہ سمجھ گئے تم جھ ۔ ئے تو ۔ ہ جاؤ ئے تم ۳

رکھتے ہی زباں میں لکنت پڑ ۔ ں بیڑی پھر ۔ ئے
سب ۔ ے کہو نہ کھلے تو دل میں ہو ۔ ئے تم ۴

۔ ۔ ں ۔ ں سلجھ نہیں ہے بات میں بات کا ۔ ۔ ا
میری ۔ ت نہ ۔ ہا سا سمجھ ئے ۔ ئے تو ۔ ئے تم ۵

۔ ۔ ۔

۲ ہے عجب ہوا ہوس دل تقریر کا مشتاق ہے — وہ کہی کہ دل تھامے سے بھی نہ مل نہیں
۲ کون بکر دیں کہ کو سب جو دل جلوں کا ساتھ ہے — ہیں قدر سوز تپش میں شمع محفل بھی نہیں
۲ کیا سو تیر رضا تاب ہے کی عیرت کو ہو — سو ہیں خرب کس پہ تو وہ تیر مائل بھی نہیں
۱ جاں اور دل ہے اور جگر کس کو دیجئے ہی نہیں ۱۸۵ غیر وہ سوٹے اور کوئی کاش بھی نہیں
۲ کیا کہیں رنگی سب بحق ہی کا اور ہے — ہر سب کی جو ہے رات ایسی کاں بھی نہیں
۲ ہو چلا بسمل رضا کے ہی تو تو — وہ اجی — ہوں سے تو وہ دل نے تکانی بھی نہیں
۱ کہتے تلک جرم کے جانے سے مضطر ہیں — ۱۸۶ اب بھی بتا ہے کس کے وہ ہی پر ہو رہیں
۲ ہر سو اسب چھوٹے نے ضیاء کیا انصاف — ہو کر کل ہی ہندے پنے ہی ہال پر رہیں
۳ آب خوری سے کس کی ہاں سے یہ اب ہم — بس اور لے بیٹھ ہیں زہر وہ تر رہیں
۴ ٹک تو جا جا تھان پر خبر ہے اور بھی — ہو اور بس سب جانتے ہیں ہاں سقر رہیں
۵ دیکھ لی ان آتیہ تیری ہونے لے گی عشق — شاک پنے دل ہوں ہی ہاں خاطر رہیں
۶ قیس سے کہہ تو بیل وہ کن نے کہ کو کو — ہم وہ دانے لے خاطر کس ہوں ہو رہیں
ٹک بیٹھ تب سوچ ہاں آرام بغل میں ۱۸۷ ہے میں کہاں ہی آرام بغل میں
۲ ہاں رہنے بھی ہاں ہم کی جو جلیں ہم — ہے کس بے ہاں ہی ہاں آرام بغل میں
۳ ہر ہاں ہے یہاں میں کر سیر جہاں کی — آئینہ ہے جیب میں جو جام جسل ہیں
۴ اس طبع خاطر نہ ہو ہے زمانہ — جب دل سازی بیٹھا ہو نام بغل میں
نہ ہے یہاں تیرہ ہو بت خانہ جلوہ میں ۱۸۸ یاس کہ ہے نے کو جانا نہ پسلو میں
۲ اقبال ہی بھر کر شق دل کہ مرتے ہو — ہی کے ہو ہی طاقت یاں کا رہ جلو میں
۲ آتے کہ ہو نے ہے ہاں کوں کیا ہو ہے تیرے — تو ہے ہو ہو ہے ہو ہے ہو ہے ہو میں
۴ خاں کی کسی ہے قل یہاں ہو تو جانے ہی — تڑپا ہے دل آن ہے ہو ہے ہو میں
۵ ہیں ہے تھی ہی ہاں ہو ہے ہو ہے لیا — دل ہو کر کس جانی ہو ہے خاطر جلو میں
ہے ہی ہاں سے ہے ہے میں ۱۸۹ ہو ہے ہے ہے ہے
۲ ہے ہے ہی ہو ہے ہیں ہو ہے — ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے
۳ ہو ہے ہے ہے ہے ہے ہے — ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے

۱	عجب عبادتِ سے تری بندگی میں	۱۹۰	ہر آن کچھے ہیں سنی مدکی ہیں
۲	نہ دیکھا کسی کو بھی یہ بندگی ہیں		کچھے ہے بھی آمدہ سنہ نفس کی
۳	جتوں کی ہو جے اس قدر بندگی ہیں		رضا کو ملا کیا نہ ملے گی
۱	میرے کہاں کو کچھے پڑی ہے جان	۱۹	تو کیفیت ہے لف کی جاں کر چلے جان
۲	ضعف کسی کے دل کی تو یہ جانتے ہیں جاں		جاں غریب نا توا کلمہ نہ تھا
۳	یہ سینہ جوے یار تو خالی نہ جوے جاں		تو ای یہ سادہ رکھ زندگی عزیز
۴	تن پروری نہ کرو جوے تاسے جاں		مرنے کو ہیں نکالتے بچانے کی طرح
۵	ملتی ہیں گر ہوا حرتن میں آسے جاں		یوں تو یار رفتہ کا عقلا جسید ہے
۶	کچھ سے ہستی رفتہ کے کہ آسے جاں		اس رہ میں سے مرے سے آیا ہی تک
۸	[illegible]	—	[illegible]
۱	[illegible]	۹۲	[illegible]
۲	[illegible]		کسی کی خاک نے اس کو چرا لیا
۳	[illegible]		[illegible]
۴	[illegible]		[illegible]
۵	[illegible]		[illegible]
۱	[illegible]	۹۳	[illegible]
۲	[illegible]		[illegible]
۳	[illegible]		[illegible]
۴	[illegible]		[illegible]
۵	[illegible]	—	[illegible]
۱	[illegible]	۹۴	[illegible]
۲	آیا یہ کس کی جستجو ہے ہمیں		[illegible]
۳	[illegible]		[illegible]
۴	[illegible]	—	[illegible]

۱ دل ذرہ ہے ۔ ۔ ۔

۲ ... اس طرف سے ہے ... وصال میں سب ہیں
۳ ... اے غفلت اُدھر کی کہتے ہیں ... بی ہی قیل و قال میں سب ہیں
۴ ... نے رضا تجھ کو کچھ خیال نہیں ... اپنے اپنے خیال میں سب ہیں

۱ ... یہ تن بدن ہے شمع ... یوں سے تب رہو ... ۲۲۹ ... یہ دانے کی خوشی کہیں ہم کا ہو
۲ ... وہ سب قدم نہ ... ل میں کا باغ میں ... جب تک نہ عندلیب گرفتار دام ہو
۳ ... جو طعن بے سخن کا ہے ... سرو کے دل پر ... کب زد سے ہو جو زد محبت سے کام ہو
۴ ... دیرے نہ بھرنے کے داغ ہیں دل ... یہ نہ ہو جو مینہ کسی کی حسرت کام ہو
۵ ... ہیں تا کجا خراب ہیں بدنام تو بے ... تلوار ایک مار کہ قصہ تمام ہو
۶ ... کل کو کون رضا تجھے ... ستا رجوان میں ... جس کو ہی ضمانی وضع کا تیرا کلام ہو

۱ ... ہجو کسی بد بلا کا کوئی مستحق نہ ہو ... ۲۳۰ ... دامن ہی لے دوست سے دست جدا نہ ہو
۲ ... ے آوں کا وتق ... حق سے عشق کی ... زخمہ لگے نہ تار پہ جب تک صدا نہ ہو
۳ ... ہے مجھے ... صدا ... اول وقت دیکھنا نامہ کو اور نہ ہو
۴ ... ہو کا ارمان ... یک حرف زد ... کا ہر سے ادا نہ ہو
۵ ... ... سے ملنے کا ... ی ... ے مجھے ... دن تک کل بھی مجھ سے جدا نہ ہو
۶ ... ... نگی نہ قدر ... ے جو تو ... وہ حرقہ ہی نہ ہو ... مار قبا نہ ہو
۷ ... تجھ سے ... ن واقف ہو کر شید ... بلبل کے منہ پہ بند قبا گل کا وا نہ ہو
۸ ... بالوں تیرے ... ہیں ... جاز صوتی ... کیا فائدہ جو دور کی میرے دوا نہ ہو
۹ ... ہیں ... سوزاد ... دوئے ... گیں ... تو بھی تو یہ ل کے دیکھا بیرے رضا نہ ہو

۱ ... دل کی ... دیکھیے کب ہو ... ۲۳۱ ... ستگار دیکھیے کیا ہو
۲ ... ل ... ھر ... ہیں ہم ... ارو خمار دیکھیے کیا ہو
۳ ... ں تو ... ے ... دل ... ہے تار تار دیکھیے کیا ہو
۴ ... ... ں ... ے ... ی ... ار دیکھیے کب ہو
۵ ... ... ے ... ی ... ے ... ار دیکھیے کیا ہو
۶ ... رضا ... ں ... ے ... ہیں ... ے یار دیکھیے کیا ہو

یہ بھی پہ گوارا ہی کہ سر تن سے جدا ہو ۲۳۲ یہ دھڑ نہ میرا تیرے دشمن سے جدا ہو ۱
تُو ہم سے جدا رہتا ہے وہ دوست بھی کوئی ایسا بھی کبھی ہو کہ دشمن سے جدا ہو ۲
کب میر رضا چھوڑتے ہیں اُس کی گلی کو — بلبل بھی کبھی آپ سے گلشن سے جدا ہو ۳
سوزِ دل پر ہے رشکِ گلخنِ کو ۲۳۳ آگ دی اُس نے میرے خرمن کو ۱
اُس کماں سے بن چھوٹ جاتا تو پڑتا کسی کے دامن کو ۲
دوستوں سے یہ تو پھر قطع سے کیا توقع بنے گی دشمن کو ۳
عطر سب بے دل کا جاں فزا بھولے لینے جگر کے شیون کو ۴
کیا عداوت تھی تجھ کو ۲۳۴ دل ہی میرے ہے نظر تجھ کو ۰
رات تو کٹ گئی چتونکے کی تیغ در پیش ہے سحر تجھ کو ۲
وا نکر گئے بس سب سے آہ کس میں یارا تھا تر تجھ کو ۳
اس جگہ سے نامہ کو بے دل کر دل سے سبت ہے کچھ بھی گر تجھ کو ۴
نامہ و نامہ تو ساں نامہ لیوں کے بھیجے ہوں خبر تجھ کو ۵
رات کو اُس کے در پہ پھرتے دن لگے ہیں رضا تجھ کو ۰
کوئی ہوس ہو تو نہ یاں کی آرزو ۲۳۵ اس دل کو ہی محنت جاں کنی کی آرزو ۱
بھر جو ہاتھ سا گریباں کرے نوچاں ہے اس دل سے وہ تیرہ داں کی آرزو ۲
دیتے ہی دیتے جو نئی بھی ہو صل دل نہ دے گریباں کی آرزو ۳
سر شکر کس کی تیغ کے ملے کی کچھ رہے دل میں بھی سماں کی آرزو ۴
خارِ خس ہوس کو دی ٹک فتنہ نے باغِ تو تیرِ مژگاں کی آرزو ۵
سب ہار بھی زنجیرِ ہماری تو دل کو ہے دامن کی آرزو ۶
لب جاں تک رضا بھی جھاتی ہے یاں کبھی — اُس کے بھی منھ سے سینہ سوزاں کی آرزو ۷
بھولے سے تو وہ دیار آئے کبھو ۲۳۶ دل کو یہ پاس قول و قرار آئے کبھو ۱
داغ دل ہو دکھا سکے ہے ہمیں ہم پر بھی ہو بہار آئے کبھو ۲
پھر آتے ہیں تیرے ہاں کبھو یہ بھی ہے ۲۳۷ آئے کبھو ۳
آہ بیت یہ آہ بات پہ چھو ۲۳۸ ہوں ہوں کی یہ ہوں بات پہ چھو ۱

80277

۱ ۲۶۴ کرشمہ تیرا دیکھ
۲ ۲۶۵ ہوا ہے شاد دیکھ
۳ ۲۶۶ شعلۂ آہ و خوں چکاں نالہ
۴ ۲۶۷ کیا کھلتا ہے اس آئینے میں ٹک جلوہ
۵ ۲۶۸ اے نسیم سحر ذرا کہیو
۶ ۲۶۹ ہے ہے خدا نہ کرے
۷ ۲۷۰ ہے ہے خدا نہ کرے
۸ ۲۷۱ ہے ہے خدا نہ کرے
۹ ۲۷۲ ہے ہے خدا نہ کرے
۱۰ ۲۷۳ ہے ہے خدا نہ کرے
۱۱ ۲۷۴ ہے ہے خدا نہ کرے
۱۲ ۲۷۵ ہے ہے خدا نہ کرے
۱۳ ۲۷۶ ہے ہے خدا نہ کرے
۱۴ ۲۷۷ ہے ہے خدا نہ کرے
۱۵ ۲۷۸ ہے ہے خدا نہ کرے
۱۶ ۲۷۹ ہے ہے خدا نہ کرے

۲ [illegible] ہے
۱ [illegible]
۳ [illegible]
۲ [illegible]
۴ [illegible]
۱ [illegible]
۲ [illegible]
۳ [illegible]
۱ [illegible]
۲ [illegible]
۳ [illegible]
۴ [illegible]
۵ [illegible]
۶ [illegible]
۷ [illegible]
۱ [illegible]
۲ [illegible]
۳ [illegible]
۴ [illegible]
۵ [illegible]
۱ [illegible]
۲ [illegible]
۳ [illegible]
۴ [illegible]
۵ [illegible]

۲ ہر سمت ہیں بہت در و دیوار یک صف ہے ۔۔۔ یہ ہے وہ دشت وہ کیا اس دکان سے
۴ آب اس کی تیغ کا ہے جو ہر سے جوہر آب ۔۔۔ یوسف نہیں نکلتا ہے بازار دان سے
۶ قاصد کہاں ہے تجھ کو یہاں بھیجتا ہے کون ۔۔۔ لے نامہ ماشقوں کا ہر کس و ناکس سے
۹ بہتر تو ہے کہ ہے گرفت رکھے نہیں ۔۔۔ کہہ دیجئے مجھ آپ بھی بی زبان سے
۱۰ کہ خوبیوں بھی سخن کی خدمت ہی ہے رضا ۔۔۔ پر حیف ہے وہ نازکی نکتہ دان سے

۲۸۳ ۔ ساقی سانس لیتے ہیں اس بزم سے

۲ آتشِ عشق ہے زبانہ اس کے نام کا ۔۔۔ پر عشق ہی زبانہ ہے ۔۔۔ لگے
۳ سوختہ خانہ ہے ۔۔۔ ہی زندگی زیادہ ۔۔۔ ایک دن کی بھی مری خانہ بردوش لگے
۴ جوں سایہ تیرے ساتھ لگے پھرتا ہے رقیب ۔۔۔ اس بد کو کوئی بد بلا ملے
۵ ہست نہ ہو ہوا ہو ہوس پیشہ ۔۔۔ جسم سے چلے زیادہ وہیں ہو دیئے
۶ یوں شعر میں تلاش ۔۔۔ ہی رہتے ہیں رضا ۔۔۔ تنہا نہ ہو جو شوخ بھی دن ہو زمانے لگے

۲۸۴ تمام رات دن بھوکا کلاب دیکھا ہے

۲ کون ۔۔۔ ہے کل کی بہت پوچھ ۔۔۔ آرزو بھی نیچ تاب دیکھا ہے
۳ آرزو ۔۔۔ رہتے ۔۔۔ حظ ۔۔۔ ب دن میں ہے خواب دیکھا ہے
۴ ۔۔۔ دیکھے ہے ۔۔۔ ہے رضا یار ۔۔۔ ہی خواب خواب دیکھا ہے

۲۸۵ گھٹ بڑھ کر پانی الجھن ہی ہوتی ہے

۲ ۔۔۔ ہوتے ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں رضا ۔۔۔ پتے جو ٹھہرے ہیں ہوا ہی پانی ہے
۳ ۔۔۔ ہی نگہ ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہی ۔۔۔ ہی لگی ہے ۔۔۔ بکتے ہے تماشا ہوا ہی بندے ہے
۴ ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں
۵ ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے
۶ ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں
۷ ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے
۸ ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں
۹ ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے
۱۰ ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں
۱۱ ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے
۱۲ ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں
۱۳ ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے
۱۴ ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ ہیں
۱۵ ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے

۲ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۴ ہے جب تک کہ نہ دیکھا تھا قد یار کا عالم
۵ ہوں میں پروانہ شاہِ شہیدانِ وفا کا
۶ ہو میرا خاتمہ اس پر کہ پہ تسبیح و تحمید
۷ رہے اس شوخ سے آزردہ ہم چندے تکلف سے
۸ ہوئی ہے مدعی کے ضبط بیداد تمنا سے
۹ نہ لڑ ناصح سے غالب کیا ہوا گر اس نے شدت کی
۱۰ ہم کہاں قسمت آزمانے جائیں
۱۱ ہے کہاں تمنا کا دوسرا قدم یارب
۱۲ آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک
۱۳ کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
۱۴ **جام جم میں ہے شراب لعل فام اپنے لیے**
۱۵ ہے کس کس کے طلب گار تری بے سروپا کا
۱۶ ہے بس کہ ہر اک اُن کے اشارے میں نشاں اور
۱۷ **گر ہی جلوہ تراش تو ہیں اپنی داد**
۱۸ ہے وصل ہجر عالم تمکین و ضبط میں
۱۹ ہے مشتمل نمودِ صور پر وجودِ بحر
۲۰ ہے کہ ہر اک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
۲۱ ہے وہ غرور دوست کہ بیگانہ وار ہے
۲۲ ہے یہ تمنا کہ ہر اک سے تمنا کیجیے
۲۳ ہے یہ فسادِ خاطرِ عیش و سکوں کہ میں
۲۴ ہے یہ کس کس کی تمنا کہ ہر اک بار مجھے
۲۵ ہے یہ ہجوم غم کہ اسد
۲۶ ہے یہ ہی بات کہ ہر اک سے آشنا نکلے
۲۷ ہے یہ ہی بات کہ ہر اک سے آشنا نکلے
۲۸ ہے یہ ہی بات کہ ہر اک سے آشنا نکلے
۲۹ ہے یہ ہی بات کہ ہر اک سے آشنا نکلے
۳۰ ہے یہ ہی بات کہ ہر اک سے آشنا نکلے
۳۱ ہے یہ ہی بات کہ ہر اک سے آشنا نکلے
۳۲ ہے یہ ہی بات کہ ہر اک سے آشنا نکلے

۹ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ

۲ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ

۳ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ

۴ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ

ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ

مجھے شوقِ گرفتاری ہوئی تھی ۲۴۴ نئی زندگی جب بھی ہوئی تھی

رضا کا بس خدا حافظ ہے یارو ـــــ یہی بھوں کو بیماری ہوئی تھی

بے ساقی وجسامِ زندگانی ۲۴۴ ہے بنی حسرت زندگانی

تکوں میں کس کی نظارہ فرما ۲۴۴ جاروں دن دیکھوں ہوں شیطان

یکھ جو تجھ کو نہ ہو عادہ کا دیدہ ۲۴۵ ن بیچ یک گدر بس ہی تر دیدہ

ساقی دو بچ جس سے کہ زندہ ہو ـــــ ہو تو ن کو اے دیدہ

ام علی بے نیرے مرنے تک زبان پر ـــــ تجھ بے پیر کا کب ہے مرجع

دنیب دی جان سے نظارے ۲۴۴ نب جاں سے نظارے

ن کرت ہے مگر سودا ہے ـــــ ب کہاں سے نظارے

کن کے ان کا حسرت ہے ـــــ ت جو یدہ کا رہے نظارے

گل ہوئے شتاب جس کی ـــــ پھر جو آس سے نظارے

فعا ہوگے بزم سے مست ـــــ ب رضا ہی ہیں سے نظارے

رضا خدا کرے نبی ن ۲۴۴ کہ ہاں سنے نہ بد کان دھرے

۲۴۴ سے ۲۴۴ تک ن ۲۴۴ ن ہیں حسب تصریح ذیل تذکروں سے ماخوذ ہیں۔

۲۴۴ تذکرۂ عشق، ۲۴۴ تذکرۂ عشق، ۲۴۴ تذکرۂ عشق،

ضمیمہ

● **تذکرۂ شورش** میں رضا کا حال اس طرح درج ہے ۔ رضا میر محمد رضا تخلص بہ شورش ۔ متخلص بہ رضا ۔ شاگرد حسن ۔ اصل مہمان ۔ بدایوں کے رہنے والے تھے ۔ ان کے والد میر محمد ۔ بدایوں کے ۔ ۔ ۔

دیوان رضا

تصحیحات

عمومی • دیوان رضا کی جس اشاعت مطبوعہ [illegible] میں قصیدہ و رعصوں کی شکل میں [illegible] اشاعت کی جس غلط اشاعت میں ضمیمہ ان مکروں سے جواں و شاد رضا کو نہ کر دیا [illegible] اشاعت اول کے وقت موقف کو [illegible]

• جس غلط اشاعت کے کاغذ کی رکھش خلاء سے زرد [illegible] کے ہونے روکھ کر دی گئی ہے [illegible] کہہ رہا کہ [illegible] سے [illegible] اسکو واپس کرتے چلیں۔

• [illegible] کی نام، وس کے [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی

۳ کھیا ۲ ۲ تری ۲۰ ۲ ۲۳ ۲۳ ۲ ۲۳ ۲۳ ۲۳

۱۵/۱۲ سنے سنتے۔

●●

ڈاکٹر سید شاہ محمد اسمٰعیل
صدر شعبۂ اردو، پٹنہ یونیورسٹی، پٹنہ

مُلّا شاہ — تفسیرِ قرآن اور عربی کلام

مُلّا شاہ بدخشانی کا شمار [illegible] میں ہوتا ہے۔ [illegible] ان کا شمار [illegible] میں ہوتا ہے۔ [illegible] ان کی [illegible] سے [illegible] کا [illegible] میں [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ہے۔

[illegible] ان کی [illegible] کے [illegible] میں [illegible] ہے۔ [illegible] ان کی [illegible] کے [illegible] میں [illegible] ہے۔ [illegible] ان کی [illegible] کے [illegible] میں

جیسا کہ خود ولی شاہ کا بیان ہے:

[illegible] وفیہ حکمۃ ۔

[illegible] اور جہاں آرا بیگم کو منشاء سے دلچسپی تھی یہ دونوں سلسلے قادریہ میں ان سے مرید تھے۔ داراشکوہ نے خود لکھا ہے۔

"صحبت ارادت و [illegible] بجز [illegible] نمی باشد [illegible] آن [illegible] صحبت رسیدہ [illegible]

"[illegible] شاہجہان کے [illegible] داراشکوہ [illegible] کثیر مجموعے پراگندہ ہوئے۔ عام شہرت تھی کہ وہ [illegible] سنی جاتی ہیں [illegible] ایک مرثیہ بھی تھا اور [illegible] ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دیکھا ہے [illegible] حکم دیا [illegible]

مُلّا شاہ کی شاعری: [illegible] ہے [illegible] ان کی [illegible] ہیں [illegible] ان کی [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں

[illegible] ۲۰۲ [illegible]

[illegible] ۲۰۲ [illegible]

[illegible] ۲۰۲ [illegible]

ای بسا قند بهر ما پنهان شدی باش تا ما چه شکر ارمغان آری

ستر تو ما را ستر کند در دنیا پاره شود پردهٔ آواز ما

[illegible] اشعار پر ہوتا ہے:

[illegible] یک کسی را بر خشش دیده نیست

[illegible] جفت دگر از ان هشت وفت

[illegible] (ج ۲ ص ۱۲۲ ب ۱)

[illegible] لیکن اصول [illegible]

[illegible] مبالغہ نہ ہو۔" (ریاض التعزل ۱۵)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خطا معنی کہ ... معنی سقط آید پدید — چشم معنی بیں نخواہد کاہ را حفظ سنا

سطوت شاہی ندارد پیش درویش زیاں — وارث ملک سلیماں گر بامشق آرزو ہی

آتش دوزخ ہمارد ہوش در سرما کسد — آتش عارف ہماند تیغ در روغن ما

... کہ ... معنی را حفظ کنند

... بہ بیت دل ہمسایہ گوہر زایدا — دل بشکن از آتش عشق نوشتہ ہا نماند

... کہ ... کہ فخر دو عالم سید بطحا — دائم عالم چو بود تا چہ بود دنیا

... ...

... ...

... ...

مدرم مثنویات ، جلد سوم، مصوبیت، غزلیات، قصائد، ... اور کلام کا مستند ...

۲۔ دیوان شاد: ۲۲۳ ورق پر مشتمل ... میں موجود ... قصیدہ، ... زیبِ قلم ... ۔ اس میں کچھ ... ۔ ... ۔ ... ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انہیں بھی مختلف اختیار کیا گیا ہے، کہیں ترجمہ و تفسیر کے ساتھ نکات بھی بیان کئے ہیں، کہیں ان میں سے دو اور کہیں صرف ایک پر اکتفا کی ہے۔

دوسری اور تیسری جلد کی تفصیلات کے لئے لائبریری کا وزٹ بھی کیجئے گا۔ ج ۲، ص ۱۰، ۱۱، ۱۲ ملاحظہ کریں۔

جلد اول کا دیباچہ جو مخمر ہے اور فارسی میں ہے، مندرجہ ذیل ہے:

"الحمد لله الذي ... لعبادة ... وقوفا ... لعبده ... عبده (ع) محمد بن سلمان على من الله: لا كساد ... الدهر حتى يتمسك ... الى آخره ... اما بعد فحكم ... لاعلاج ... ها:

یعنی ... نکات ... ہے ... ہے ... نکات ... ہے ... ہے ... ہے

بسم اللہ کی تفسیر: اس سے متعلق نکات حرفی میں ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ اسم لفظ سے ماخوذ ہے ایک کہ ہے، جو اسم اللہ دو حرف کی ترکیب پر مبنی ہے اور اس ہزار سے پر مشتمل ہے ہمارے علم میں یہ بات اضافہ رکھا ہے، اور اس کی اشاعت ہے:

[illegible]

(یہ بیان کیا ہے کہ دوسری جلد میں مقام ہے)

اس کے بعد اسم اللہ سے زیادہ آن ہونے سے متعلق فقہ کے مذہب پر روشنی

تفسیر سورۂ فاتحہ: بات کا آغاز یہاں پر پھر فاتحہ کی اس سے متعلق نکات ہیں، چند نکات عرض ہیں میں [illegible] حمد کی [illegible] اس کی [illegible] ان [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] یعنی [illegible] اور [illegible] یعنی [illegible] خاص [illegible] ہم

[illegible]

کہتے ہیں کہ ترتیب [illegible] یا خاص است شریعت یا خاص است طریقت یا خاص است حقیقت [illegible] یا خاص است علما یا خاص است فقرا یا خاص است ترکیب خوبیوں کی الدلالت۔

صراط الذین انعمت علیہم کے بیان میں فرماتے ہیں، [illegible] یعنی [illegible] اس کا جمع ہیں، ان کا بیت وہ ہیں ان حقیقت یعنی [illegible] خاص [illegible]

[illegible] کے ضمن میں بیان ہوئے ہیں۔

تفسیر سورۂ بقرہ: بارہ آیات میں فارسی ترجمہ کے ساتھ نکات [illegible] کا اشارہ ہے: ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب یعنی این کتاب [illegible] متقیان را آنچنان متقیانی کہ ایمان می آرند بغیب۔

کہتے ہیں متقی، یعنی پرہیزگار، پرہیز از گناہ، جیسا کہ در شریعت است یا پرہیز از مراد حق، چنانچہ در طریقت است یا پرہیز از ہر چیز جز حق چنانچہ در حقیقت است۔

بارہ آیات کے اشارہ پر نکات کا سلسلہ ختم کر دیا ہے، ترجمہ اور مختصر تفسیر کا سلسلہ جاری ہے

[illegible] فارسی ہے، کہیں کہیں عربی کا بھی استعمال ہے۔ لکھتے ہیں:

"[illegible] ن القرآن وتنشیطا [illegible] چوآیت نمبر ۲۰۰ کے بعد حوالہ کے خیال سے درج کی ہے، یہ نکات میں سے ہے، لیکن نکتہ کا لفظ مذکور نہیں ہے۔ لکھتے ہیں:

"[illegible]
الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ [illegible] ذکر فی
وکنیت فی ھذہ القصۃ [illegible]
ترک لفظ النکتۃ۔

[illegible] کا ذکر ہے [illegible] ذکر بعض [illegible] من نکات القشیری [illegible] خصوصا مطالب الدال نکتہ۔"

تفسیر سورۂ آل عمران: [illegible] تفسیر کے رقم ہیں کہ نکات میں کے ہیں [illegible] شعبی سے بیان کرتے ہیں۔

تفسیر سورۂ یوسف: [illegible] تفسیر کو [illegible] ہے، [illegible] بعد کا [illegible] تمہ ہے [illegible] ہے، ابتدا:

[illegible] ہست
[illegible] خوشتر ہست
[illegible] بہتر ہست

ترجمہ کی شان: [illegible] یوسف، القرآن [illegible] بنقطہ بعض السیرۃ = گفت گو بدہ [illegible] یوسف [illegible] اور بعض اور سائران یاد گذر۔

بیشتر نکات تصوف کے رنگ میں ہیں، کہیں کہیں شاعرانہ انداز فکر سے بھی کام لیا ہے، مثلاً بحالت سیارہ کے ضمن میں لکھتے ہیں:

نکتہ: "السیارۃ کنایۃ عن الکعب الذی حول [illegible] القمر [illegible]

یعنی چاہ [illegible] یوسف ستیہ۔ [illegible] تو بھی تو فر [illegible] لھذا اقال ستیارہ [illegible] قافلۃ اور راجعۃ اور رفقۃ ۔

[illegible] ترجمہ [illegible] رہے کے بعد [illegible] سورہ [illegible] ہے [illegible] کہیں [illegible] [illegible] [illegible]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد آیا،

ما بین القرن الی قرن ... وہاں کی حکومت ہی اسلامی ہوگی ... ایک مطلع ہے۔

"وہیں سے کچھ چاند کی روشنی ... ہوں گے ... میں ہوں ..."

صاحب تفسیر عزیزی نے اس حدیث ... کے مطلع ... کے لئے

... بات کے چار معنی ... عبادت ... لطائف ... تجارت ... حقائق ... کے لئے۔

بحرحال یہ ... مطلع کو ... کے ... کے لئے ...

... ہے اور ... نوشتہ ... حضور ... کے ... میں ... مطلع ... ہے کہ ... اللہ تعالیٰ ... پتا ہے۔

(عرائس البیان ص۷)

صاحب روح المعانی ... حدیث کے ... میں لکھتے ہیں،

... آیت لکھی ہے ... والی ... جو ... دن پر ... ہوئے ہیں ... جن کے ... مقصود ... ہے ... میں ... کی ... ظاہر ... کے ... نوشتہ ... جو ... میں ... مطلع ... یہ ... کی ... ہے ... اور ... مطلع ... ہے ... اور ... ہے ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جمہور علماء کرام کو اس سے کیا واسطہ وہ تو ظاہر معنی کی حفاظت کی تعلیم کرنے میں اور رہنے میں کہ ظاہر معنی کو اہمیت حاصل ہے کیونکہ احکام شرعیہ اسی سے مستفاد ہیں اسی لئے علامہ جلال الدین سیوطی نے کہا ہے:

من ادعی فہم القرآن ولیس فی تفاسیر الاعاجم نظر	جو شخص عجمی مفسرین کے اقوال پر نظر کئے بغیر قرآن کو سمجھنے کا دعویٰ کرے
فی الحق والتصدیق ہم کالحمر	وہ حق اور تصدیق میں گدھوں کی طرح ہے
وقد سقط الاسم والرسم عنہ	اس سے اسم اور رسم ساقط ہو گئے
کما یسقط عن مقطوع الید	جیسے ہاتھ کٹے شخص سے ہاتھ کا نام ساقط ہو جاتا ہے

علامہ سیوطی کی اہمیت بیان کرنے کے بعد علامہ معنی نے متعلق یوں رقمطراز ہیں

فہذا ہی معنی قولہ	یہ ہی معنی ہے ان کے قول کا
من تکلم فی القرآن برأیہ	جس شخص نے قرآن میں اپنی رائے سے کلام کیا
فلیتبوأ مقعدہ من النار	تو اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے
فقد أعاذنی ملی مواظبتی من ہذہ	پس اللہ نے مجھے اس سے محفوظ رکھا ہے
المہلکۃ	اس ہلاکت سے

شرح تفسیر: مذکورہ کی عبارت گو کہ مختصر ہے لیکن اس میں بہت کچھ سمو دیا گیا ہے اس عبارت کے ذریعہ مصنف نے اپنے مقصد کو واضح کر دیا ہے اور اپنے مسلک کی ترجمانی کر دی ہے اس عبارت کے ذریعہ مصنف نے اپنے مقصد کو واضح کر دیا ہے اور اپنے مسلک کی ترجمانی کر دی ہے دوسری عبارت میں زیادہ تفصیل نہیں ہے بلکہ اس میں بھی مصنف نے اپنے مسلک کی ترجمانی کر دی ہے اور اپنے مقصد کو واضح کر دیا ہے اس عبارت کے متعلق صاحب روح المعانی لکھتے ہیں

"ہی عبارۃ قرأتہا اوائل ہذا التفسیر وہو تفسیر وافر حاوی لاکثر ما ذکرہ الموسوعۃ والجمۃ ولہ لکنہ مستقل بالاعادۃ"

پھر کہتے ہیں کہ یہ تفسیر وہ تفسیر ہے جو اول تفسیر سے لیکن عبارت مختصر ہے اور جامع ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں بہت سی چیزوں کو جمع کر دیا گیا ہے جو بڑے بڑے موسوعہ اور جامعہ میں ہیں اور یہ تفسیر مستقل بالاعادۃ ہے

آگے چل کر لکھتے ہیں

"لیس غیر ان ہذا ہو الذی ینبغی ان یعول علیہ فی ہذا الباب"

... بجناب یعقوبی خطاب ... مقصد طریق مشہود یعنی مزید اور آپ کو خاص
بجناب یعقوبی ؛

... سالک و عارف کی وجہ ای فرق ہے، بیان کرتے ہیں۔

"اگر ذات است متوجہ محض یاد حق است ... آن وقت اگر عارف ذات اگر سالک
است توجہ او وقت محبت است اگر آن وقت آن تو عارف محبت ذات محبت
عارف ذات۔ اگر عارف است توجہ وجدیں آن رو است کہ خود ہم درمیان نیست...
پس اگر یقین نیست عارف عارف نیست یعنی عارف نیست"

منصوفانہ نکات باعتبار طریقی سے مربوط رہتے ہیں اور پہلے طریقہ احمدیہ بیان کرنے
کے بعد سلسلہ وار خانہ بیانات روشنی ترسیل کرتے ہیں، اس لمحہ مقام سے بھی میں کہ ... و
بیانات نادیات ... جاتے ہیں ... ایک مقام ختم ... علی قلوبہم کی تفسیر میں آتا ہے۔
تعلق یہ ہے کہ عارف اس مخطوط میں وہ حصہ موجود ہے ... رشید خاں ودھی مرآۃ الخیال میں لکھتے ہیں

"... در ... تفسیر زبان اہل تصوف ترویح نمودہ بود و دوازدہ ... ملفقا
... کہ ... آنحضرت ... ارواحنا ... ان کفت ... بسبیل نقل در ... ادا
ثبت میگردد"

پھر حضرت اللہ علی ... عبد اب عظیم کے ظاہر معنی جو تصوف و مفسرین ... بیان کرتے ہیں ... نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"... بیاباد درشان ... واحد ... سد و معیش چنین بود کہ حضرت اللہ علی قلوبہم
... ہر ... ہدای جان ... ای ولیای خود ... ساخت آن فضای با صفا کہ حکم قلعہ
امون حرسہ اللہ تعالی ... و علی ... در گوسپندی لستان کہ در ... بہشت ...
قلعہ تمنا ... اعلی ... اعلی ... و ... الصدر ... عبد ... دیر
بصر ... ایشان پردہ ... از ... رفی عظمت و جلال و جلباب حسن لایزال کہ ...
تمثالہای آن بجمال ناسوت و ملکوت نظر فی کمالند و لطف عبد اب عظیم و مراایات
... شہنشاہی بندگ ... و ... عطایت ... کہ ... مقام ... عباب ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عام دور میں جدید اصطلاح
[illegible] تسبیح تعلیم علم و
[illegible]

(پانچ ترجمہ والا قرآن مجید)

ترجمہ ملا شاہ:۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس قصیدہ کے [illegible] درج کیا جاتا ہے:

۱- [illegible]

۲- [illegible]

۳- [illegible]

۴- [illegible]

۵- [illegible]

۶- [illegible]

۷- [illegible]

۸- [illegible]

۹- [illegible]

۱۰- [illegible]

۱۱- [illegible]

۱۲- [illegible]

۱۳- [illegible]

۱۴- [illegible]

۱۵- [illegible]

۱۶- [illegible]

۱۷- [illegible]

۱۸- [illegible]

۱۹- [illegible]

۲۰- [illegible]

مثنوی [illegible] حدیقہ [illegible] چند شعر

[illegible]

[illegible] مثنوی [illegible] چند شعر:

[illegible]

[illegible] مثنوی [illegible] چند شعر:

[illegible]

[illegible] مثنوی [illegible] چند شعر:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آخری شعر یہ ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تقریب [illegible]

[illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے [

حکیم سید عتیق الرحمن

مطبوعات ابن سینا

مختلف موضوعات پر مشتمل ابن سینا کی [illegible] سے طبع ہوئی ہیں۔ اصل متن کے علاوہ ان کے مختلف شارحین کی [illegible] کے حصے زیر بحث لائے گئے ہیں۔ مکمل کتاب یا مختلف حصوں [illegible]

[illegible]

[illegible] رسالۃ فی القوی النفسانیۃ واحوالہا۔

[illegible] رسالہ کی تعداد ۵ ہے۔ [illegible] رسالہ کا [illegible]

[illegible] رسالہ کی تعداد ۱۸ ہے۔ [illegible] رسالہ کی تعداد ۱۹ ہے۔ [illegible]

[illegible] کے آخر میں [illegible] ابن سینا کی [illegible] کی [illegible] ۲۳۸ [illegible] ۲۳۹ [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شفق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

●●

حافظ رضوان اللہ آزادی

حضرت نصر پھلواروی

(۱۲۸۵ھ ـــــ ۱۳۴۹ھ)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کی مدت نصف صدیوں میں ہے۔ تعارف کرا دیا جائے۔

(۱) **نعمت غیبی** : یہ حضرت کی وہ پہلی تصنیف ہے جس میں ہر سال اکثر اوقات صاحب نظر ہونے کی وجہ سے آپ کو بیداری، نیم بیداری، خواب اور مکاشفہ کی حالت میں جو کچھ دیکھنا پڑا اور جو کچھ سننا پڑا اس کو مرتب کر دیا ہے۔

(۲) **رسالہ سوالات ستہ** : یہ بھی آپ کی فارسی تصنیف ہے اور جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس میں آپ نے نورِ نبوت سے اپنی امت کے تخلص کے لئے چھ سوالات لکھ کر بھیجے تھے اور ان چھ سوالات کے جوابات بذریعہ تصویر حضرت کو لکھ بھیجے۔ سب سوالات بھی عام اور سوالیہ نہ ہی سے مخلص ہیں

(۳) **اسوۂ حسنہ** : یہ حضرت کی وہ مبسوط و مدلل تصنیف ہے جس کے مضامین اور حضرت کے ارشادات میں بیان کئے ہوئے حقیقت کے اور واقعات قیامت کے پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں (دیکھئے تاریخ بہاولپور صفحہ ۲۰)

(۴) **شواہد الحقیقہ** : حضرت کی یہ مختصر فارسی رسالہ جو ۱۲ ذوالحجہ ۱۳۱۲ھ کو مطبع نولکشور لکھنؤ میں طبع ہوا تھا۔ اس کتاب میں حضرت کی نصیحت اور اس کے جواز کے بیان میں لکھی گئی ہے۔

اس کے علاوہ جناب حکیم محمد صاحب نے اپنی تصنیف "ایمان" میں حضرت کے مریدین صادق کے نام لکھے ہوئے خطوط، رسالہ نصیحت اسلام، رسالہ سوالات ستہ، رسالہ حلاوت قلوب اور نصیحت نامہ وغیرہ بھی طبع کرا دیئے ہیں اور اب کتابیں مع ترجمہ اردو کے ساتھ شائع ہو چکی ہیں۔

ایام طفلی ہی سے حضرت کو نعت کی طرف طبعی رغبت تھی۔ اس پر بھی ہر سال کے ماہ ربیع الاول میں آپ پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ اس کیفیت کو آپ نے اپنی تصنیف "نعمت غیبی" میں بیان فرمایا ہے۔ اس کیفیت کے بعد آپ کو یہ بشارت ہوئی کہ تم نعت لکھو۔ اس بشارت کے بعد آپ نے نعت لکھنا شروع کر دی۔ اہل نظر اور فن شناس حضرات جانتے ہیں کہ نعت لکھنا بڑا دشوار ہے جو صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کی مدح و توصیف پر مشتمل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دیوان کا بہترین حصہ مدحِ رسول ہی سے عبارت ہے تاہم اس میں چند غزلیں ایسی بھی ملتی ہیں جو دوسروں کی تعریف میں بھی کہی گئی ہیں اور جس کو عام میں منقبت کہا جاتا ہے۔ مثلاً حضرت علیؓ کی شان میں یہ اشعار:

لاہوں پہ شد مکالمات یا مسلی ؟ کی توان جستن ہوش زیں مسلی ؟
بوترابت خواہ چوں پیغمبرت ؟ باش خاک آستانت یا مسلی ؟
جان پاکت عین جان مصطفیٰ است نمک محفل ست ثنائت یا مسلی ؟
تصور از گفتگو خاموش کرد لذت سحر بیانت یا مسلی ؟

حضرت غوث اعظم کی شان میں کہی گئی غزل کے یہ اشعار :

بر ثناست از عرش اعلیٰ بانگ غوث کی بود کس ہمسر و ہمتائے غوث
پشت پائی میزند بر تخت جم ہر کہ ای در گہ والائی غوث
دیدہ را دارم فرش راہ او سر می خواہم و خاکپائی غوث
نصب شد دہ ہر قدم از بہر شاہ چون فراوان شد قدر نائے غوث

حضرت مخدوم جہانیاں کی ولادت سے حضرت فقہ کو بچپن ہی سے ایک بار خانوادہ عالیہ سے عقیدت و محبت تھی وہ خود کہتے ہیں :

نیاز و اخلاص بدل فطرت و مادہ از طفلی از آن جناب مقدس چو مہ نشان یکیں

ان کی شان میں حضرت سے نے یہ بسیار اشعار تحریر کئے :

مہ کان ارشاد و قطب زمین جناب حضرت مخدوم شاہ شرف الدین
خزانہ دار بقا فرد کیش کوہ کمال او یقین مہ سا نہ فرد کیش رشت و خلد برین
ہزار مدحت او در بیاں نیاورد زلطف او شدہ مخدوم اہل ہندوستان

اسی عقیدت مندی اور عقیدت کا نتیجہ تھا کہ حضرت فقہ نے اپنے بیٹے کا نام حضرت شرف الدین کے نام پر رکھا۔ ان کی وفات پر یہ کہے گئے یہ اشعار آپ کے والہانہ عقیدت کے مظہر ہیں۔

بادی آن سرو خراماں بجیم کو کو زان ہر گلشن و جویاں بجیم
پروانہ شمع و رخ تاباں بجیم آستانہ آن زلف پریشاں بجیم
این ستونہ نایم بر از لطف عجیب است حاجتہ پر وردہ احساں بجیم
در گہ ہر بستہ ای نجاتم فتہ دہ جبل صنعت ای فقہ عزلخواں بجیم

[illegible] کی تعریف میں کہے گئے یہ شعر بھی دیکھنے
[illegible]

[illegible]

[illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے [

[illegible] لیا، وہ کہتے ہیں:

[illegible]

گئی ہے اور بعد جگہ تشبیہات و استعارات کے ذریعہ محمد ﷺ کی بے مثل برتری ثابت کی گئی ہے۔ یہاں پر ان حصوں سے چند اقتباس پیش کرتے ہیں جو نعت کی صدیوں پر محیط

کسیہ در تم دونی محمدؐ	ہمہ سودا ہمہ سودا محمدؐ
دوتا آواز و مطلب یک بیدہ	ہویدا ناشیم در کوی محمدؐ
چو یک نقطہ دو دایرہ کا توشیحہ	چو دیدم در دو عالم بازدی محمدؐ
شدم وارستہ از قید دو عالم	دلم در بیعت بسوی محمدؐ
زدم در بحر تو دیگام سیاہ محمدؐ	نہ شوق و حسن تو بیاہ محمدؐ
دریغا عمر در طاعت نہ بردم	کہ عمر باشد در انظار ہم بیا محمد بیا محمدؐ
بیا ہمدم بیا ہمدم بیا محمد	جان دادن در آبی یا محمدؐ
بیا در بیا ہمدم بیا محمد	بسوی من بیا ئی یا محمدؐ
دوتا دیدم بیک جا محبت	دو چشم پردہ کشائی یا محمدؐ
دو نعمت یافتم دنیا و طلعت	بود یک دم رسائی یا محمدؐ
[illegible]	نشان بے نشان باشد محمدؐ
[illegible]	سلام مسلمان باشد محمدؐ
بحمد اللہ رقم حمد ثنای محمدؐ	ختم الحمد للہ ختم الحمد للہ

دلش خرم کہ یاد محمدؐ باشد	بیک لحظہ چو دلدار محمدؐ باشد
بہیچ کس نیست سزاوار مقام محمود	بہ آں رتبہ سزاوار محمدؐ باشد
حلاوت ہمہ در حسن و جمال خوبان	ہمہ را مطلع انوار محمدؐ باشد
عشقبازان جہان محرم راز دو دند	تو ہم را محرم اسرار محمدؐ باشد
یا تبع المذنبین استغفرات المستغفرات	رحمۃ اللعالمین استغفرات المستغفرات
[illegible]	از کمال تو کمیں استغفرات المستغفرات

نعت کو نعت بنانے والی "کی ایک نعت پر حضرت نصر کی دو تضمینیں ملتی ہیں حضرت

لاسطان تھا :

دو جہاں چوکر دمسزی جان ما محمد ۔۔۔ صمد درک دو دل از جان ما محمد

حضرت خضر کہتے ہیں :

دو بصیرت ناں کلوار ما محمد ۔۔۔ ما بگیسہ تیراں دیدار ما محمد

اور دیوار اطلاعت ۔

ما شاعت چہ دن ما محمد ۔۔۔ ما شاعت یار و آب حیوان ما محمد

کہ یہ حضرت خضر کا پانی نہیں، بلکہ وہ نعمت ہے جو ہمیشہ برقرار رکھنے کی ذمہ داری کی ہے۔

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ عشق کو حضور نفس، کسی کو شش یا محنت کا نتیجہ نہ مانتے ہوئے اسے خدا کی پاک طینت کا انعام قرار دیتے ہیں۔

محبت تو ہے ذات خدا کی طینت میں ۔۔۔ نہ ایں جہیں کہ کھیتوں و خلد ریں ہست

نعت کے علاوہ خواجہ صاحب کی نظموں اور دوہروں کے پردے میں حضرت خضر نے داستان رسولؐ کے بعض بہت پاکیزہ جذبات اور نہایت نازک ترین احساسات کے ایسے ایسے نمونے دکھائے ہیں جن کی فراہمی کسی طرح دعوت یا عقیدت سے کم نہیں۔ غزل کے دوہر میں نعت کی تشکیل اس طرح ہوتی ہے کہ آسان کام نہیں۔ لیکن حضرت خواجہ صاحب کی دعا پر بڑی آسانی کے ساتھ کر رہے ہیں۔ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ کوئی بھی غزل اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک اس کا خالق دونوں مصرعوں کو پیش کرتے وقت اس کو اپنے اندر جذب کر لینے کا دعویٰ نہ کر سکے۔ حضرت خواجہ صاحب نے دونوں مصرعوں کے جامع ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ہمارے سامنے اس قدر وسیع کینوس ہے کہ جس پر وہ عاشق زار آسانی سے اپنے محبوب کی بیشمار اور بے پناہ احساسات کی رنگ آمیزی کر سکتا ہے۔ اس کی وسعت سے فائدہ اٹھا کر خواجہ صاحب نے اپنے محبوب کی شخصیت کی عظمت کو اجاگر کیا ہے۔ اس کے چند دوہر ملاحظہ ہوں۔

دو راہ ہے ازلی دی دنیا ں کو ہست ۔۔۔ نعت مصطفیٰ دے حسن رسالت وست

دل رحمن نے بیجوڑہ ۔ قسلیم وجود ۔۔۔ آن نعت دل بھاری ہے ہاں وست

بر سید ولا و بہب عالمین بر دست ۔۔۔ فوش ہو حالی یا ت ما و زماں توست

نغزہ ما شنوی کہ سوئی گلشن گذری ۔۔۔ بچو ہیں نغمی بیدل ہمہ خواں توست

ای صبا گر کنوں سوئے محبوب گی ہست ۔۔۔ نعتہ دوہر زمن دے آنجوب گیاست

سے برپا نظر آتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیوان میں ایک اہم حصہ ہے۔ اس میں مرثیہ کے ۲۰ بند کی ترجیع بند کی شکل میں ہے۔ یہ
[illegible] کی یاد میں کہا گیا ہے۔ اس کے بعد دیوان کی ترتیب سے کچھ رباعیات اور
[illegible] کے بعد مرثیہ کے بند شروع ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

[illegible]

اس مرثیہ میں حضرت علی کے شہادت کے بعد کے حالات اور اس کے نتائج ہیں

[illegible]

اس میں کل [illegible] بند ہیں۔ ہر بند میں [illegible] کی تشریح کرتے ہیں

[illegible]

اس کے بعد [illegible] کے بعد [illegible] کے بعد [illegible]

نشست و برخاست، ردیف و قوافی کا دلچسپ اہتمام، بحروں کی ترنم ریزی اور جدتِ اسلوب وغیرہ یہ سارے عوامل بزمِ غزل میں حرارت و شادابی پیدا کرتے ہیں۔ اس کا احساس خود حضرتِ نظر کو بھی ہے، وہ کہتے ہیں:

نظمِ دلنشیں مضمونِ غزل — چہ قدر فسونِ رسائی دارم

حافظ، سعدی اور حضرتِ فردوسی وغیرہ ایوانِ غزل کے ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرتِ نظر نے ان دونوں کا انتخاب قصیدہ و ہیروئی کا ہے اور ان کی چند غزلوں پر بھی میں نے کچھ لکھا ہے۔ نمونہ کے طور پر یہاں چند قطعیں پیش کی جاتی ہیں:

حافظ

دوش بر قریۂ رویت نظری نیست کہ نیست
منتِ ساقیِ دستت بر سبو نیست کہ نیست
رمزِ دل شنوۂ از دستِ تو ہیں جستہ ایم
از لبِ لعلِ تو بر خون جگر ہیں گیرم
در ترا نیست کہ حافظ ترا خوشنود ست
در سرا نیست کہ در عودِ ہنوز مست نیست

نظر

راہِ بعد تو ستیہ پی سخی نیست کہ نیست
ذائقِ از قندِ حدیثت وہی نیست کہ نیست
بکدی نیست کہ افسردہ و نالاں نبود
چاک دستِ تمنا ہر سی نیست کہ نیست
ہر قفاں تو دہوری و شوق و طرب ست
بر لبِ نظر تو رنج و محنی نیست کہ نیست

خسرو

دیشب کہ زیرِ حجلۂ وصلش بروزدہ
آں سروِ ناز را بکنارِ کشیدہ ام
آں نقدِ دل کہ بود مرا در بساطِ عمر
آں نقدِ دل کہ بود مرا در بساطِ عمر

نظر

در بزم بے رقصِ شبِ آں سنگ دل نظر
مطرب ز مستی بیخود و پا دہ سبو بیخود
بہزاد اور برہمی نظر در دستانِ خود
در بای نظم یک طرف عقدِ ثریا بیخود

فرد	نظیری
تھہ ... نبیند کہ آید ...	نی تو ...
در ...	کوی کرار ...
...	خورد ...
...	...
...	...
...	...

... ...

[illegible] فرق نہیں پڑتا۔ [illegible] پسند شعر ہیں:

[illegible] کہ [illegible] دم [illegible] کردم [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [

ذہبیت آرائی۔ وہ کہتے ہیں:

[illegible] حق [illegible]

آپ میں حضرت [illegible] اپنے مضمون کا اختتام کرتا ہوں:

[illegible]

حضرت [illegible] ۹۴ ہزاروں پر مشتمل ہے جس میں ایک غالی [illegible] ہے۔ [illegible] کے علاوہ [illegible] تقریباً [illegible] ہیں جن کی تعداد [illegible] ہے۔ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم۔ [illegible] حضرت لوط علیہ السلام۔ [illegible] حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible] کے [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible]

انتخاب از بیاض
محمد بخش مرحوم[1]

(مخزنہ مینڈلیسٹ نمبر ۲۳۸)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]

[illegible]

۱۔ بانی کتب خانۂ خدا بخش کے والد

●

●

دے گیا۔ (بیاض مولانا الدین شاہ بخش)

●●

تحائف موصولہ

[illegible]

قبائیات: [illegible]

۲ **ذیل:** [illegible]

۳ **تحقیق وتنقید:** [illegible]

[illegible]

(ادارۂ ادب و مقصد، لاہور)۔

[illegible]: [illegible]

۵۔ [illegible]: [illegible]

۶۔ [illegible]: [illegible]

۷۔ ترتیب و تدوین: [illegible]

۸۔ انتخابات: [illegible]

۹۔ تنقید و تبصرہ: [illegible]

نالۂ درد، حضرت خواجہ میر درد۔

مصنف [illegible]
[illegible]

محسن کتابوں کے بارے میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پروفیسر نثار احمد فاروقی سے گہرا ربط
ضمنی

ضمیمات

حسن بیجوی کے بارے میں

خدا بخش لائبریری کے ڈائرکٹر علامہ ضیاء الدین برنی نے دیوان حسن بیجوی کا تعارف راقم سے دریائی کاوستان سے دستیاب ہوا تھا۔ صدہ ۹۰ کے کتب نمبر ۱۹۰۲ انگریزی نمبر ۹۲۵ کے اندراج کی تصحیح کی ہے۔ زیر عنوان میں سہواً شاہ کا نام بجائے غلام حسن کے غلام حسین لکھ گیا تھا۔ راقم نے لکھا ہے کہ غلام حسن بیجوی کا واحد کتاب ہے۔ حالانکہ ان کا مطبوعہ دیوان قلمی تذکرہ ہی صدا بخش لائبریری میں موجود ہے۔ ڈاکٹر برنی نے محسوس ظاہر کیا ہے کہ دستاویز کی نگارستان عشق، غائب ناپید ہو چکی۔ حالانکہ اس کا ایک قلمی نسخہ خدا بخش لائبریری میں کتب نمبر ۳۰۲۰ پر موجود ہے۔ بلکہ اس کا مطبوعہ نسخہ بھی اسی کتبخانہ میں محفوظ ہے۔ ایک اور بات بھی دلچسپی سے کہ قلمی نسخہ کتاب نمبر ۳۰۲۳ کے حاشیہ پر کاتب نے دیوان کا صحیح سال تحریر کر دیا ہے۔ اس سے اس دعوی کی تردید ہوتی ہے کہ حسن کے دیوان کی ۱۰۰ سالہ صدی ہو جانے تک ناپید ہے۔

••

Khuda Bakhsh Library
80277

خدا بخش لائبریری کی مطبوعات

- خدا بخش لائبریری جرنل [illegible] سے [illegible] تک [illegible] شمارے [illegible] روپے
- ڈسکرپٹو لسٹ (خدا بخش کے عربی اور فارسی مخطوطات کی وضاحتی فہرست) [illegible] روپے
- [illegible] [illegible] [illegible] روپے
- مخطوطات کی مجلل فہرستیں [illegible] روپے
- شمس بیان فی مصطلحات الصوفیہ (شمس الدین فقری کی فارسی مثنوی کا تنقیدی متن) [illegible] روپے
- بارھویں صدی کے ہندی کاروں کے حالات پر مبنی [illegible] روپے
- خدا بخش خطبات: [illegible] • میری تنقید: [illegible] روپے
- خدا بخش خطبات (انگریزی): علامہ نوی کی تقویم کی تشکیل نو (ہنسا ہیرجی) • صوفی ٹریکچوٹ سلطنت میں (رضی الدین فاروقی) • صوفیہ کے مکتوبات و ملفوظات (سید حسن عسکری) • فارسی ادبیات میں ہندوستان کا حصہ (محمد تحقیقات کی روشنی میں (انور حسن صدیقی) • سلام کی پودہ صدیاں یوری ہونے پر چند خیالات: ہندو مسلم مسئلہ اور اسلام اور عصر جدید کے [illegible] • مسلم خیالات: [illegible] روپے
- خدا بخش: [illegible] روپے
- خدا بخش لائبریری: [illegible] روپے
- تاریخی پیدائش و وفات: [illegible] روپے
- کنز تواریخ [illegible] روپے۔
- یوپی کانگریس کے پہلے اجلاس کا خطبۂ صدارت (موتی لال نہرو) ۱۰ روپے۔
- فرہنگ آصفیہ: ایک جائزہ (محمد عبدالودود) ۱۰ روپے
- رسائل کے دفینوں سے اردو ادب کی بازیافت: یحییٰ عبدالدیب (۱۹۲۰ء، دوسرا جلد العصر، تیسرا جلد صبح امید) چوتھی جلد معیار ہر ایک ۴۵ روپے۔
- تدوین متن کے مسائل (محمد حسن عسکری) ۱۵ روپے

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

بیان ملکیت سہ ماہی خدا بخش لائبریری جرنل اور دیگر تفصیلات

مطابق فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

۱- مقام اشاعت : خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

۲- وقفہ اشاعت : سہ ماہی

۳-۴- پرنٹر و پبلشر کا نام : محبوب حسین

قومیت : ہندستانی

پتا : رمنا روڈ، پٹنہ ۴

۵- ایڈیٹر کا نام : عابد رضا بیدار

قومیت : ہندستانی

پتا : ڈائرکٹر خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ ۴

۶- ملکیت : خدا بخش لائبریری، پٹنہ

میں محبوب حسین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات میرے علم و یقین کے مطابق درست ہیں۔

دستخط پبلشر: محبوب حسین

۲۷ فروری ۱۹۸۳ء

فکر و نظر

ادارہ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد کا ماہوار

علمی و دینی مجلّہ

— جسمیں —

قرآن ، حدیث ، فقہ ، تصوف ، علم کلام کے علاوہ
تقابل ادیان ، فلسفہ ، تاریخ ، ادب ، قانون ، سیاست ، معاشرت ،
معیشت ، طب ، ثقافت اور عمرانیات
سے متعلق موضوعات پر
اسلامی نقطۂ نظر سے تحقیقی مضامین شائع کئے جاتے ہیں

	چندہ سالانہ	فی شمارہ
پاکستان کے لئے	۳۰ روپے	۳ روپے
دیگر ممالک کے لئے	۱۵ ڈالر	۱-۵۰ ڈالر
	۷-۵۰ پونڈ	۱-۵۰ پونڈ

اہل قلم سے قلمی تعاون کی درخواست بھی ہے۔
"فکر و نظر" میں چھپنے والے مضامین کے لئے نقد یا ادارے کی
مطبوعات کی صورت میں اعزازیہ بھی دیا جاتا ہے۔

مدیر فکر و نظر
پوسٹ بکس نمبر ۱۳۹۰ ، اسلام آباد ، پاکستان

اردو کے عہد آفریں ادیب

ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری

کی

خود نوشت سوانح عمری

شائع ہو گئی

گردِ راہ

نصف صدی کی علمی، ادبی، فکری، تہذیبی، سیاسی اور ثقافتی زندگی کا آئینہ خانہ

اُردو میں اپنی نوعیت کی اہم ترین دستاویز

چند عنوانات

زندگی کے ابتدائی سال ○ مکتب کی یادیں ○ علم و ادب کی محفلیں ○ حیدرآباد دکن کی انجمن آرائی ○ یورپ ہے
○ یورپ سے واپسی کے بعد ○ پاکستان ٹائمز میں کام کیا ○ دنیا دیکھی ○ افریقہ میں دو سال ○ ایران میں
چار سال ○ نظمیں، چند ہلکے ○ اسپین، اٹلی، انگلستان، امریکہ، جاپان اور دیگر ملکوں کی جھلکیاں
حسن کی تلاش ○ حقیقت کی تلاش اور ادب کا ابدی سوال

صفحات ۳۲۰ .. سرورق مؤید

بہترین گٹ اپ ——— متعدد یادگار تصاویر

قیمت: ۵۴ روپے

ہر اچھے بک اسٹال سے طلب کیجئے، یا ہمیں لکھئے

مکتبہ افکار رابسن روڈ، کراچی

KHUDA BAKHSH LIBRARY

JOURNAL

24

KHUDA BAKHSH ORIENTAL PUBLIC LIBRARY
PATNA